ملخص یا لُبِ لباب (Abstract)

اس مقالے میں دستورِ پاکستان ۱۹۷۳ء کی اسلامی دفعات کے متعلق گزشتہ تیس سالہ (۱۹۷۳-۲۰۰۳ء) عہد کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس مطالعے میں دستور کی اسلامی شقوں پر اثر انداز ہونے والے چند کلیدی عدالتی فیصلوں اور فوجی حکومتوں کے ماورائے دستور اقدامات کو محور بنایا گیا ہے۔ مقالے کے مقدمے میں موضوع تحقیق کا تعارف اور اس کی اہمیت، تحقیق کا بنیادی مسئلہ، فرضیہ تحقیق، اہداف تحقیق، موضوع زیر بحث کی افادیت، اسلوب تحقیق اور مصادر و مراجع کا تعارف پیش نظر رہا۔ باب اوّل میں یہ مطالعہ کیا گیا کہ دستور کی اسلامی شناخت کو سامنے رکھنے اور اس پر اثر انداز ہونے والی اسلامی فکر اس دستور کو کس شکل میں دیکھنا چاہتی تھی۔ یہ کچھ سامنے لانے کے بعد مختصراً یہ جائزہ لیا گیا کہ اس مقصد کے حصول میں دینی فکر کتنی کامیاب ہوئی، اور دستور ۱۹۷۳ء میں کس قدر اسلامی فکر سموئی جاسکی۔ اگلے ایک باب میں سپریم کورٹ کے بعض فیصلوں کا جائزہ لیا گیا جن میں قراردادِ مقاصد کے متعلق دستور کا اساسی آرٹیکل زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس باب میں بحث کا محور سپریم کورٹ کا ۱۹۹۲ء کا وہ فیصلہ ہے جس میں دستور کی دو اسلامی شقوں میں بظاہر تضاد معلوم ہو رہا تھا۔ اس فیصلے نے قراردادِ مقاصد کی موجودہ حیثیت میں کسی قدر ضعف پیدا کیا۔ یہ فیصلہ اصول فقہ کے ایک ذیلی عنوان تعبیر النصوص (Interpretation of statutes) سے براہ راست متعلق تھا۔ اس لیے تیسرے باب میں اس فیصلے کو تعبیر النصوص کے حوالے سے دیکھ کر چند نتائج نکالے گئے۔ چوتھے باب میں ان دستوری تبدیلیوں اور ان کے بعض نتائج کا مطالعہ کیا گیا جو ۱۹۷۷ء کی فوجی حکومت کے دور میں لائی گئیں۔ ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۵ء کے عرصے میں دستور میں اسلامی حوالے سے خاصا نکھار پیدا ہوا۔ اس عہد میں دینی فکر نے جس انداز میں کام کیا اس کا ناقدانہ اور تجزیاتی جائزہ اسی باب میں ہے۔ پانچواں باب موجودہ فوجی حکومت کے ماورائے دستور اقدام پر بحث ہے۔ سپریم کورٹ کے ایک اور فیصلے میں موجودہ فوجی حکومت کے ماورائے دستور اقدام کو جائز قرار دیا گیا لیکن دستور کی اسلامی شقوں میں ترمیم کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔ تاہم فوجی حکومت نے دستور میں ترمیم کرتے ہوئے جداگانہ طریق انتخاب کا جو راستہ اختیار کیا، اسی باب میں اس کے مضمرات کا جائزہ ہے۔ اسی باب میں ۲۰۰۲ء کے انتخابی نتائج سامنے رکھے گئے۔ پھر نمونے کے بعض حلقوں میں جداگانہ انتخابات سے پیدا شدہ مسائل اور دستور کی اسلامی شقوں پر آئندہ ممکنہ اثرات کا اندازہ لگانے کی کوشش کی گئی۔ کیونکہ مخلوط انتخابات کے نتیجے میں اب عام نشستوں پر غیر مسلم بھی انتخاب لڑ سکتے ہیں۔ اس طرح دستور کی اسلامی شقوں کی محافظت کا سوال بدیہی امر ہے۔ پانچویں باب میں یہی بحث ہے۔ چھٹے باب میں دستوری زندگی کے تیس سالہ عہد کا تجزیہ کر کے نتائج نکالے گئے۔ اسی باب میں نتائج کی روشنی میں سفارشات ہیں۔ مقالے کے آخر میں ضمیمہ جات، فہارس اور مصادر و مراجع ہیں۔